سوال

(216) عورت ڈرائیونگ کر سکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

برمنگھم سے ابوالفاروق قریشی لکھتے ہیں :

برطانیہ جیسے ماحول میں اکثر خواتین کو بعض ضروریات کےلئے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ آپ دین اسلام کی روشنی میں اس سوال کا جواب ارشاد فرمائیں کہ کیا یہ بہتر نہیں کہ پرائیویٹ بسوں ٹیکسی وغیرہ سے سفر کرنے کی بجائے خواتین لیڈی ڈرائیور انسٹرکٹرز

سے ڈرائیونگ سیکھ کراپنی ذاتی کاروں میں ضروری سفر کریں تاکہ مختلف خدشات واوہام سے محفوظ رہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں ایسا کوئی حکم نہیں جو عورتوں کو باہر نکلنے اور ضروری کام کرنے سے منع کرتا ہو۔ ازدواج مطہرات اور صحابیات نے بھی ضروری کاموں کےلئے سفرکئے ہیں اور گھر سے باہر بھی نکلی ہیں۔ لیکن ان بنیادی اسلامی اصولوں کی پابندی ضروری ہوگی جن کی وضاحت قرآن وسنت میں موجود ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں

۱۔ عورت کی اصل ذمہ داری گھر کے نظام کی نگرانی اوراولاد کی تربیت ہے اس کے کسی بھی کام سے اس کی اس ذمہ داری پر اثر نہیں پڑنا چاہئے۔

۲۔ ڈرائیونگ یا کسی بھی دوسرے کام میں اس امر کا امکان نہیں ہونا چاہئے کہ مردوں سے اختلاط ہوگا یا کسی مرد سے خلوت ہوگی۔

۳۔اپنے جسم کی نمائش سے قطعی پرہیز کرے گی۔

۴۔ گھر سے باہر کے کام اس مجبوری کی وجہ سے کررہی ہے کہ اس کا خاوندان کاموں کے کرنے سے عاجز ہے یا موجود نہیں ہے۔ یا بعض معاشرتی ضرورتوں کے پیش نظر اسے باہر نکلنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔

یہ اوراس طرح کے دوسرے قواعد کی پابندی کرتے ہوئے ڈرائیونگ سیکھنے یا کارچلانے میں بظاہر کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے۔ خواتین بسوں میں زیادہ محفوظ ہیں یا اپنی کاروں میں سفر کرتے ہوئے تو اس اک انحصار حالات پر ہے۔ بعض اوقات اکیلی عورت کارچلاتے ہوئے بھی کئی قسم کے خطرات کی زد میں ہوتی ہے اوراسے زیادہ حفاظت کی ضرورت ہوتی

ہے اور بسا اوقات بسوں میں دوسری عورتوں کے ساتھ زیادہ مامون ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ ہم نے یہاں جو بحث کی ہے وہ شہر اور محلے کے اندر ضروریات زندگی کے سلسلے میں عورت کے باہر نکلنے یا ڈرائیونگ کرنے سے متعلق ہے لیکن شہر سے باہر یا ملک سے باہر اکیلی عورت کا سفر کرنے کا حکم اس سے مختلف ہے اور اس سفر کے بارے میں شرائط بھی مختلف ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص464

محدث فتویٰ